



*Sociology & Cultural Research Review (SCRR)*

Available Online: <https://scrrjournal.com>

Print ISSN: [3007-3103](#) Online ISSN: [3007-3111](#)

Platform & Workflow by: [Open Journal Systems](#)



## Modern Means of Islamic Propagation and Their Significance in the Contemporary Era: A Research Study

دور حاضر میں دعوت اسلام کے جدید ذرائع اور ان کی اہمیت: ایک تحقیقی مطالعہ

**Dr. Muhammad Shah Faisal**

Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Alhamd Islamic University Islamabad

[dr.shah.faisal@aiu.edu.pk](mailto:dr.shah.faisal@aiu.edu.pk)

**Dr. Farah Jabeen**

Hod & Lecturer Department of Islamic Studies, Kips college khanna pul Islamabad

**Dr. Muhammad Jahangir**

Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Alhamd Islamic University Islamabad

**Dr. Yasir Hussain Satti**

Assistant Professor, Department of Islamic Studies Alhamd Islamic University Islamabad

**Dr. Sarfraz Hussain**

Lecturer Islamic Studies, PSSSS Govt: Degree College Sanghar, Sindh

### ABSTRACT

*Islam is a universal and eternal religion whose message is equally applicable for every era and every society. The call towards Islam has remained one of the greatest responsibilities of the Prophets (peace be upon them), with the purpose of guiding humanity towards the worship of Allah Almighty, noble character, and success in this world and the Hereafter. The present age is considered the age of information technology and digital revolution, where means of communication have transformed the world into a global village. The internet, social media, television, radio, podcasts, mobile applications, and online educational platforms have created countless new opportunities for Islamic propagation. Today, a preacher can convey his message to different countries of the world within moments, which has greatly expanded the scope and influence of Islamic preaching. However, these modern means also present challenges such as misinformation, religious extremism, moral decline, and negative propaganda, which must be addressed with wisdom, knowledge, insight, and good manners. In this context, studying the modern means of Islamic propagation and their significance in the contemporary era is highly important, so that it can be understood how Islamic teachings can be presented effectively, positively, and globally while considering the demands of the modern age.*

**Keywords:** Islamic Propagation, Modern Communication Tools, Digital Media and Technology, Contemporary Challenges, Global Islamic Message.

اسلام ایک عالمگیر اور ابدی دین ہے جس کا پیغام ہر زمانے اور ہر معاشرے کے لیے یکساں طور پر قابل عمل ہے۔ دعوت اسلام انبیائے کرام علیہم السلام کی عظیم ذمہ داری رہی ہے، جس کا مقصد انسانیت کو اللہ تعالیٰ کی بندگی، اخلاق حسنہ اور فلاح دنیا و آخرت کی طرف بلانا ہے۔ موجودہ دور کو انفارمیشن ٹیکنالوجی اور ڈیجیٹل انقلاب کا دور کہا جاتا ہے، جہاں ذرائع ابلاغ نے دنیا کو ایک عالمی گاؤں کی شکل دے دی ہے۔ انٹرنیٹ، سوشل میڈیا، ٹیلی ویژن، ریڈیو، پوڈکاسٹ، موبائل ایپلی کیشنز اور آن لائن تعلیمی پلیٹ فارمز نے دعوت اسلام کے لیے بے شمار مواقع پیدا کیے ہیں۔ آج ایک داعی چند لمحوں میں اپنا پیغام دنیا کے مختلف ممالک تک پہنچا سکتا ہے، جس سے دعوت دین کے دائرہ اثر میں غیر

معمولی وسعت آئی ہے۔ تاہم ان جدید ذرائع کے ساتھ غلط معلومات، مذہبی انتہا پسندی، اخلاقی انحطاط اور منفی پروپیگنڈے جیسے چیلنجز بھی موجود ہیں، جن کا حکمت، علم، بصیرت اور حسن اخلاق کے ساتھ مقابلہ کرنا ضروری ہے۔ اسی تناظر میں دورِ حاضر میں دعوتِ اسلام کے جدید ذرائع اور ان کی اہمیت کا مطالعہ نہایت ضروری ہے، تاکہ یہ واضح ہو سکے کہ عصرِ حاضر کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے اسلامی دعوت کو مؤثر، مثبت اور عالمی سطح پر کس طرح پیش کیا جاسکتا ہے۔

### دورِ حاضر میں دعوتِ اسلام کے جدید ذرائع اور ان کی اہمیت

اسلام اللہ تعالیٰ کا آخری، کامل اور آفاقی دین ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے پوری انسانیت کی ہدایت کے لیے نازل فرمایا۔ اس دین کی بنیادی خصوصیت یہ ہے کہ یہ کسی خاص قوم، نسل یا علاقے تک محدود نہیں بلکہ قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لیے رہنمائی کا سرچشمہ ہے۔ اسی مقصد کے تحت اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کو پوری دنیا کے لیے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا اور آپ ﷺ کو دعوت و تبلیغ کی عظیم ذمہ داری سونپی۔ دعوتِ اسلام دراصل لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، رسول اللہ ﷺ کی اطاعت، اعلیٰ اخلاق اور نجاتِ آخرت کی طرف بلانے کا نام ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

"ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ" <sup>1</sup>

"اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ بلائیے اور ان سے ایسے طریقے سے گفتگو کیجیے جو بہترین ہو، بے شک آپ کا رب خوب جانتا ہے کہ کون اس کے راستے سے بھٹکا ہوا ہے اور وہی ہدایت پانے والوں کو بھی خوب جانتا ہے۔"

اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ دعوتِ اسلام کا اصل طریقہ حکمت، نرمی، برداشت اور حسن اخلاق ہے۔ علامہ ابن کثیرؒ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ داعی کو چاہیے کہ وہ مخاطب کی ذہنی سطح اور حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے دعوت دے تاکہ اس کے دل میں دین کی محبت پیدا ہو۔ <sup>2</sup>

رسول اللہ ﷺ نے بھی دعوتِ اسلام کو ہر مسلمان کی ذمہ داری قرار دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً" <sup>3</sup>

"میری طرف سے ایک آیت ہی کیوں نہ ہو، لوگوں تک پہنچاؤ۔"

موجودہ دور کو انفارمیشن ٹیکنالوجی اور ڈیجیٹل میڈیا کا دور کہا جاتا ہے۔ انٹرنیٹ، سوشل میڈیا، الیکٹرانک میڈیا، آن لائن تعلیمی پلیٹ فارم اور موبائل ایپلی کیشنز نے دنیا کو ایک عالمی گاؤں میں تبدیل کر دیا ہے۔ ان ذرائع کی بدولت دعوتِ اسلام پہلے کی نسبت کہیں زیادہ آسان، تیز اور مؤثر ہو گئی ہے۔ آج ایک داعی چند لمحوں میں لاکھوں افراد تک قرآن و سنت کا پیغام پہنچا سکتا ہے۔ ڈاکٹر یوسف القرضاوی لکھتے ہیں کہ ہر وہ جائز ذریعہ جس سے لوگوں تک دین کی صحیح تعلیمات پہنچ سکیں، دعوتِ اسلام کا مؤثر وسیلہ ہے۔ <sup>4</sup>

### دعوتِ اسلام کا مفہوم

لغت میں "دعوت" کے معنی بلانے، پکارنے اور کسی چیز کی طرف متوجہ کرنے کے ہیں، جبکہ اسلامی اصطلاح میں دعوتِ اسلام سے مراد لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی بندگی، رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اور اسلامی تعلیمات کی طرف حکمت، اخلاص اور حسن اخلاق کے ساتھ بلانا ہے۔ دعوت کا مقصد صرف اسلام کا تعارف کرانا نہیں بلکہ انسان کی اصلاح، معاشرے کی بہتری اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول بھی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

"وَلَتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ" <sup>5</sup>

"اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو بھلائی کی طرف بلائے، نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے، اور یہی لوگ کامیاب ہیں۔"

<sup>1</sup> سورة النحل، 16: 125

<sup>2</sup> اسماعیل بن عمار بن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، دار طیبہ، ریاض، 1999ء، ج: 4، ص: 613

<sup>3</sup> محمد بن اسماعیل البخاری، الجامع الص: حج، کتاب احادیث الانبیاء، باب: ما ذکر عن بنی اسرائیل، دار طوق النجاة، ریاض، 2001ء، حدیث: 3461

<sup>4</sup> یوسف القرضاوی، ثقافة الداعية، مکتبہ وبریہ، قاہرہ، 1996ء، ص: 145

<sup>5</sup> سورة آل عمران، 3: 104

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ دعوت و تبلیغ صرف انبیائے کرام کا منصب نہیں بلکہ امت مسلمہ کی اجتماعی ذمہ داری بھی ہے۔ امام نوویؒ لکھتے ہیں کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر امت کی خیر خواہی اور معاشرے کی اصلاح کا بنیادی ذریعہ ہے۔<sup>6</sup> سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ فرماتے ہیں کہ اسلام چونکہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے، اس لیے اس کی دعوت بھی زندگی کے تمام شعبوں کا احاطہ کرتی ہے۔ اسلام صرف عبادات کا نام نہیں بلکہ عقائد، اخلاق، معاشرت، معیشت اور سیاست سمیت پوری زندگی کی رہنمائی کرتا ہے۔<sup>7</sup>

### دورِ حاضر میں دعوتِ اسلام کے جدید ذرائع

موجودہ دور کو ابلاغ اور معلومات کی تیز رفتار ترقی کا دور کہا جاتا ہے۔ انٹرنیٹ، سوشل میڈیا، الیکٹرانک میڈیا، آن لائن تعلیمی پلیٹ فارم، موبائل ایپلی کیشنز اور پوڈ کاسٹس نے انسانی زندگی کے تقریباً ہر شعبے کو متاثر کیا ہے۔ یہی ذرائع دعوتِ اسلام کے لیے بھی انتہائی مؤثر ثابت ہوئے ہیں۔ آج ایک داعی دنیا کے کسی بھی حصے میں بیٹھ کر لاکھوں افراد تک قرآن و سنت کی تعلیمات، اسلامی اخلاق اور دینی رہنمائی چند لمحوں میں پہنچا سکتا ہے۔ ان ذرائع کے ذریعے مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم، احادیث، تفاسیر، دینی لیکچرز اور سوال و جواب کے پروگرام آسانی دستیاب ہیں، جس سے دعوتِ اسلام کے دائرہ اثر میں غیر معمولی وسعت پیدا ہوئی ہے۔ سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ لکھتے ہیں کہ دعوت کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ اللہ کا پیغام زیادہ سے زیادہ لوگوں تک مؤثر انداز میں پہنچایا جائے، اور ہر جائز وسیلہ اس مقصد کے لیے اختیار کیا جاسکتا ہے۔<sup>8</sup>

دعوتِ اسلام کے لیے جدید ذرائع اختیار کرتے وقت داعی کے لیے ضروری ہے کہ وہ اخلاص، حکمت، صبر اور نرم گفتاری کو اپنا شعار بنائے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

"فَمَا رَحْمَةً مِّنَ اللَّهِ لَنْتَ لَهُمْ بَلَّوْا كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ"

"پس اللہ کی رحمت ہی کے سبب آپ ان کے لیے نرم مزاج ہوئے، اور اگر آپ سخت مزاج اور سخت دل ہوتے تو وہ آپ کے گرد سے منتشر ہو جاتے۔"

یہ آیت اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ دعوت میں سختی اور بدزبانی کے بجائے نرمی، محبت اور حسن اخلاق کو اختیار کرنا چاہیے، کیونکہ یہی انبیائے کرام علیہم السلام کا طریقہ رہا ہے۔ علامہ ابن کثیرؒ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ لوگوں کے دلوں کو دعوت کی طرف مائل کرنے میں حسن اخلاق بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔<sup>10</sup>

جدید ذرائع کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ ان کے ذریعے مختلف مذاہب، تہذیبوں اور زبانوں سے تعلق رکھنے والے افراد تک اسلام کا پیغام آسانی سے پہنچایا جاسکتا ہے۔ یوٹیوب، آن لائن کورسز، ویسینارز اور ڈیجیٹل لائبریریوں نے دینی تعلیم کو عام کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ بہت سے نو مسلم افراد نے اعتراف کیا ہے کہ انہوں نے انٹرنیٹ کے ذریعے قرآن مجید، سیرت نبوی ﷺ اور اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کر کے اسلام کو قبول کیا۔ اس لیے موجودہ دور میں ڈیجیٹل میڈیا دعوتِ اسلام کا ایک مؤثر ذریعہ بن چکا ہے، تاہم اس کے استعمال میں تحقیق، اعتدال اور ذمہ داری کو ہمیشہ ملحوظ رکھنا چاہیے۔ قرآن کریم اس حوالے سے تحقیق کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا"

"اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو۔"

<sup>6</sup> یحییٰ بن شرف النووی، شرح ص: حج مسلم، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1972ء، ج: 2، ص: 22

<sup>7</sup> سید ابوالاعلیٰ مودودی، تفہیم القرآن، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، 2000ء، ج: 1، ص: 274

<sup>8</sup> سید ابوالاعلیٰ مودودی، شہادت حق، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، 2002ء، ص: 48

<sup>9</sup> سورۃ آل عمران، 3: 159

<sup>10</sup> اسماعیل بن عمر ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ج: 2، ص: 150

<sup>11</sup> سورۃ الحجرات، 49: 6

یہ آیت خصوصاً موجودہ ڈیجیٹل دور میں بہت اہم ہے، کیونکہ سوشل میڈیا پر غلط خبریں، غیر مستند احادیث اور بے بنیاد فتاویٰ تیزی سے پھیل جاتے ہیں۔ ایک داعی کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہر بات کو تحقیق کے بعد ہی آگے پہنچائے۔ ڈاکٹر یوسف القرضاوی لکھتے ہیں کہ جدید ذرائع ابلاغ دعوتِ اسلام کے لیے بہت بڑی نعمت ہیں، لیکن ان کے استعمال میں علمی دیانت اور شرعی اصولوں کی پابندی ناگزیر ہے۔<sup>12</sup>

رسول اللہ ﷺ نے بھی خبر کی درستگی اور سچائی کی اہمیت کو بیان فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ"<sup>13</sup>

"آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات آگے بیان کر دے۔"

### جدید ذرائع کی اہمیت

دورِ حاضر میں جدید ذرائع نے دعوتِ اسلام کو عالمی سطح پر ایک نئی وسعت عطا کی ہے۔ ان ذرائع کی بدولت نہ صرف مسلمانوں بلکہ غیر مسلموں تک بھی اسلام کا صحیح تعارف پہنچ رہا ہے۔ آن لائن کلاسز، ڈیجیٹل قرآن، اسلامی ایپلی کیشنز، آڈیو اور ویڈیو لیکچرز نے دینی تعلیم کے حصول کو انتہائی آسان بنا دیا ہے۔ خصوصاً نوجوان نسل، جو اپنا زیادہ وقت ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر گزاریں گے، ان ذرائع کے ذریعے دین سے بہتر انداز میں وابستہ ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ"<sup>14</sup>

"اور اس شخص سے بہتر بات کس کی ہو سکتی ہے جو اللہ کی طرف بلائے، نیک عمل کرے اور کہے کہ بے شک میں مسلمانوں میں سے ہوں۔"

یہ آیت دعوتِ اسلام کی عظمت اور داعی کے بلند مقام کو واضح کرتی ہے۔ امام قرطبی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینا انبیاء علیہم السلام اور ان کے وارث علماء کا عظیم مشن ہے۔<sup>15</sup> جدید ذرائع ابلاغ نے دعوتِ اسلام کے میدان میں بے شمار مواقع پیدا کیے ہیں۔ اگر ان ذرائع کو قرآن و سنت کی تعلیمات، علمی دیانت، حسن اخلاق اور حکمت کے ساتھ استعمال کیا جائے تو یہ نہ صرف مسلمانوں کی دینی تربیت کا موثر ذریعہ بن سکتے ہیں بلکہ غیر مسلموں تک اسلام کے حقیقی اور معتدل پیغام کو پہنچانے میں بھی اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اسی لیے عصر حاضر کے داعیانِ اسلام کے لیے ضروری ہے کہ وہ جدید ٹیکنالوجی سے واقفیت حاصل کریں اور اسے دعوتِ دین کے فروغ کے لیے مثبت انداز میں استعمال کریں۔

### روایتی ذرائع سے جدید ذرائع تک دعوتِ اسلام کا سفر

دعوتِ اسلام کا بنیادی مقصد اللہ تعالیٰ کے پیغام کو انسانوں تک پہنچانا، انہیں حق کی طرف رہنمائی کرنا اور معاشرے کی اصلاح کرنا ہے۔ اسلام کی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ دعوت کے ذرائع زمانے کے حالات کے مطابق تبدیل ہوتے رہے ہیں، لیکن دعوت کا مقصد اور بنیادی اصول ہمیشہ ایک ہی رہے ہیں۔ عہدِ نبوی ﷺ میں دعوت کا آغاز براہِ راست ملاقات، گفتگو، خطبات، تعلیم و تربیت اور عملی نمونے کے ذریعے ہوا، پھر وقت گزرنے کے ساتھ کتابت، تصنیف و تالیف، مدارس، مطابع، اخبارات، ریڈیو، ٹیلی ویژن اور موجودہ دور میں انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا جیسے ذرائع وجود میں آئے۔ یہ تمام ذرائع دراصل اسلام کے پیغام کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانے کے وسائل ہیں۔ اسلام نے دعوت کے لیے حکمت، نرمی اور اچھے انداز کو بنیادی حیثیت دی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ"<sup>16</sup>

"اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلاؤ۔"

<sup>12</sup> یوسف القرضاوی، ثقافت الداعیۃ، ص: 176

<sup>13</sup> مسلم بن حجاج، ص: حج مسلم، کتاب المقدمة، باب: النبی عن الحدیث بکل ما سمع، حدیث: 5

<sup>14</sup> سورة فصلت، 41: 33

<sup>15</sup> محمد بن احمد القرطبی، الجامع لأحكام القرآن، مؤسسة الرسالة، بیروت، 2006ء، ج: 18، ص: 312

<sup>16</sup> سورة النحل، 125: 16

یہ آیت دعوت کے بنیادی اصول کو واضح کرتی ہے کہ داعی کو مخاطب کے حالات، ذہنی سطح اور معاشرتی ماحول کو سامنے رکھتے ہوئے مناسب طریقہ اختیار کرنا چاہیے۔ اسی اصول کے تحت مختلف ادوار میں دعوت کے ذرائع بھی بدلتے رہے۔ رسول اللہ ﷺ کے دور میں دعوت کا سب سے اہم ذریعہ آپ ﷺ کی ذات مبارک تھی۔ آپ ﷺ نے اپنی سیرت، کردار، اخلاق اور گفتگو کے ذریعے لوگوں کو اسلام کی طرف راغب کیا۔ مکہ مکرمہ کے ابتدائی دور میں آپ ﷺ نے خفیہ اور محدود حلقے میں دعوت کا آغاز کیا، پھر علانیہ دعوت کا حکم ملنے کے بعد آپ ﷺ نے قریش کے سامنے اسلام کا پیغام پیش کیا۔ اس دور میں مسجد، مجلس، بازار، قبائل سے ملاقات اور ذاتی رابطے دعوت کے اہم ذرائع تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے مختلف قبائل کے افراد سے ملاقاتیں کیں اور انہیں اسلام کی دعوت دی۔ مدینہ منورہ ہجرت کے بعد مسجد نبوی صرف عبادت گاہ نہیں بلکہ تعلیم، تربیت، مشاورت اور دعوت کا مرکز بن گئی۔ صحابہ کرام نے اسی مرکز سے علم حاصل کیا اور پھر دنیا کے مختلف علاقوں میں اسلام کا پیغام پہنچایا۔<sup>17</sup> عہد نبوی ﷺ میں خط و کتابت بھی دعوت کا ایک اہم ذریعہ بن گئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے مختلف بادشاہوں اور حکمرانوں کے نام خطوط بھیجے جن میں انہیں اسلام کی دعوت دی گئی۔ قیصر روم، کسری فارس، نجاشی حبشہ اور دیگر حکمرانوں کو بھیجے گئے خطوط اس بات کی دلیل ہیں کہ اسلام نے اپنے پیغام کو وسیع پیمانے پر پہنچانے کے لیے دستیاب ذرائع کو اختیار کیا۔<sup>18</sup>

صحابہ کرام کے دور میں دعوت کا دائرہ مزید وسیع ہوا۔ اسلامی فتوحات کے ساتھ ساتھ صحابہ کرام مختلف علاقوں میں گئے اور قرآن و سنت کی تعلیمات لوگوں تک پہنچائیں۔ اس دور میں مسجد، حلقہ درس، خطبات اور ذاتی ملاقاتیں دعوت کے نمایاں ذرائع تھے۔ مدارس اور علمی مجالس نے بھی بعد کے ادوار میں دعوت اور تعلیم کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا۔ کتابت اور تصنیف و تالیف بھی دعوت کا ایک مؤثر ذریعہ ثابت ہوئی۔ جب اسلامی علوم کو کتابی شکل دی گئی تو قرآن، حدیث، فقہ، تفسیر اور سیرت کی بے شمار کتب وجود میں آئیں۔ ان کتب نے نہ صرف مسلمانوں کی علمی رہنمائی کی بلکہ غیر مسلموں تک بھی اسلام کے تعارف کا ذریعہ فراہم کیا۔ امام بخاری، امام مسلم، امام طبری، امام غزالی اور دیگر ائمہ کی تصانیف آج بھی دعوت و اصلاح کا ذریعہ ہیں۔ مسلمانوں میں مطالع کے قیام کے بعد دعوتی سرگرمیوں میں مزید وسعت پیدا ہوئی۔ کتابوں کی طباعت آسان ہوئی اور اسلامی لٹریچر زیادہ تعداد میں عام لوگوں تک پہنچنے لگا۔ اخبارات اور رسائل نے بھی دینی افکار، اصلاحی مضامین اور اسلامی تعلیمات کی اشاعت میں نمایاں کردار ادا کیا۔ برصغیر میں دینی رسائل اور جراند نے عوام میں اسلامی شعور بیدار کرنے میں اہم خدمات انجام دیں۔

بیسویں صدی میں ریڈیو اور ٹیلی ویژن دعوت کے نئے ذرائع کے طور پر سامنے آئے۔ ریڈیو کے ذریعے قرآن کی تلاوت، دینی تقاریر اور اسلامی پروگرام نشر ہونے لگے۔ ٹیلی ویژن نے تصویر اور آواز دونوں کے ذریعے دعوت کو مزید مؤثر بنایا۔ علماء نے ان ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے بڑے پیمانے پر دینی تعلیمات لوگوں تک پہنچائیں۔ جدید دور میں سب سے بڑا انقلاب انٹرنیٹ اور ڈیجیٹل ذرائع نے پیدا کیا ہے۔ انٹرنیٹ نے دنیا کو ایک عالمی گاؤں میں تبدیل کر دیا ہے۔ آج قرآن مجید، تفسیر، احادیث، اسلامی کتب اور دینی لیکچرز چند لمحوں میں دنیا کے کسی بھی حصے تک پہنچ سکتے ہیں۔ ویب سائٹس، آن لائن کتب خانے، موبائل ایپلی کیشنز اور سوشل میڈیا نے دعوت کے میدان کو بہت وسیع کر دیا ہے۔

سوشل میڈیا جیسے ذرائع نے عام افراد کو بھی دعوتی سرگرمیوں میں حصہ لینے کا موقع دیا ہے۔ مختصر ویڈیوز، آن لائن دروس، سوال و جواب کے پروگرام اور اسلامی مضامین لاکھوں افراد تک پہنچ رہے ہیں۔ خاص طور پر نوجوان نسل جو زیادہ وقت ڈیجیٹل دنیا میں گزارتی ہے، ان تک رسائی کے لیے یہ ذرائع بہت اہم ہیں۔ تاہم جدید ذرائع کے استعمال کے ساتھ ذمہ داری بھی ضروری ہے۔ دعوت کا مقصد محض معلومات پھیلانا نہیں بلکہ صحیح علم، اچھے اخلاق اور حکمت کے ساتھ اسلام کی تعلیمات پیش کرنا ہے۔ غیر مستند معلومات، سخت لہجہ اور غیر علمی گفتگو دعوت کے مقصد کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً"<sup>19</sup>

"میری طرف سے پہنچاؤ، خواہ ایک آیت ہی ہو۔"

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دین کا پیغام پہنچانا ایک اہم ذمہ داری ہے، لیکن اس کے لیے علم، صحت معلومات اور مناسب طریقہ اختیار کرنا ضروری ہے۔ روایتی ذرائع سے جدید ذرائع تک دعوت اسلام کا یہ سفر دراصل اسلام کی وسعت اور لچک کی علامت ہے۔ اسلام نے کسی خاص ذریعے کو محدود نہیں کیا بلکہ ہر ایسے ذریعے کو قبول کیا جو حق کے

<sup>17</sup> محمد بن عبد الوہاب، مختص: رزاد المعاد، مکتبہ دار السلام، ریاض، 1996ء، ج: 1، ص: 45

<sup>18</sup> محمد بن سعد، الطبقات الکبریٰ، دار: ص: اور، بیروت، 1968ء، ج: 1، ص: 258

<sup>19</sup> محمد بن اسماعیل البخاری، ص: حج البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ما ذکر عن ابن اسرئیل، حدیث 3461

پیغام کو مؤثر انداز میں پہنچانے میں مدد دے۔ ماضی میں مسجد، مجلس، کتاب اور خط دعوت کے بنیادی ذرائع تھے، جبکہ آج ان کے ساتھ انٹرنیٹ، سوشل میڈیا، ڈیجیٹل میڈیا اور آن لائن تعلیم بھی شامل ہو چکے ہیں۔ جدید ذرائع روایتی ذرائع کا متبادل نہیں بلکہ ان کی توسیع ہیں۔ مسجد، مدرسہ، کتاب اور ذاتی کردار کی اہمیت آج بھی برقرار ہے، لیکن جدید ٹیکنالوجی نے دعوت کے دائرے کو عالمی سطح تک پہنچا دیا ہے۔ اگر ان ذرائع کو قرآن و سنت کی تعلیمات، حکمت، اخلاق اور علمی دیانت کے ساتھ استعمال کیا جائے تو یہ دور حاضر میں دعوت اسلام کے لیے نہایت مؤثر وسیلہ ثابت ہو سکتے ہیں۔

### جدید ذرائع میں اخلاقی اور علمی اصولوں کی ضرورت

دور حاضر میں دعوت اسلام کے میدان میں جدید ذرائع ابلاغ کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہو چکی ہے۔ انٹرنیٹ، سوشل میڈیا، یوٹیوب، موبائل ایپلی کیشنز، آن لائن کتب خانے اور دیگر ڈیجیٹل پلیٹ فارم ایسے ذرائع ہیں جن کے ذریعے اسلام کی تعلیمات دنیا کے ہر خطے تک پہنچائی جاسکتی ہیں۔ جس طرح ماضی میں دعوت کے لیے مسجد، خطبہ، کتاب اور ذاتی ملاقات کو بنیادی حیثیت حاصل تھی، اسی طرح آج جدید ذرائع دعوت کے فروغ کا اہم وسیلہ بن چکے ہیں۔ تاہم ان ذرائع کے مؤثر استعمال کے لیے اخلاقی اور علمی اصولوں کی پابندی نہایت ضروری ہے، کیونکہ دعوت اسلام صرف معلومات کی ترسیل کا نام نہیں بلکہ حکمت، کردار، اخلاص اور درست علم کے ساتھ اللہ کے پیغام کو پہنچانے کا نام ہے۔ اسلام نے دعوت کے لیے ہمیشہ اخلاق اور حکمت کو بنیادی اصول قرار دیا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ"<sup>20</sup>

اس آیت میں دعوت کے تین بنیادی اصول بیان کیے گئے ہیں: حکمت، اچھی نصیحت اور بہترین انداز میں گفتگو۔ جدید ذرائع میں بھی یہی اصول بنیادی حیثیت رکھتے ہیں، کیونکہ ڈیجیٹل دنیا میں ایک چھوٹی سی بات بھی بہت تیزی سے پھیل سکتی ہے اور اس کے اثرات بہت وسیع ہو سکتے ہیں۔ اسلامی دعوت میں سب سے اہم اخلاقی اصول اخلاص ہے۔ داعی کا مقصد لوگوں کی اصلاح، اللہ تعالیٰ کی رضا اور دین کا صحیح پیغام پہنچانا ہونا چاہیے، نہ کہ شہرت، تعریف یا ذاتی مفاد کا حصول۔ جدید ذرائع میں بعض اوقات مقبولیت حاصل کرنے کی خواہش انسان کو اصل مقصد سے دور کر دیتی ہے۔ زیادہ مشاہدات، لائکس اور فالوورز حاصل کرنے کے لیے غیر ضروری مبالغہ، جذباتی انداز یا غیر مستند باتوں کا سہارا لینا دعوت کے وقار کو متاثر کر سکتا ہے۔ اس لیے داعی کو چاہیے کہ وہ اپنی نیت کو درست رکھے اور ہر بات کو ذمہ داری کے ساتھ پیش کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ"<sup>21</sup>

"اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔"

جدید ذرائع میں دوسرا اہم اصول علمی دیانت ہے۔ دعوت دینے والے کے لیے ضروری ہے کہ وہ قرآن و سنت، مستند تفاسیر اور معتبر اسلامی مصادر کا علم رکھتا ہو۔ موجودہ دور میں سوشل میڈیا پر ہر شخص اپنی رائے پیش کر سکتا ہے، جس کی وجہ سے بعض اوقات غیر مستند معلومات بھی دین کے نام پر پھیل جاتی ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ دینی مسائل بیان کرتے وقت تحقیق، حوالہ اور اہل علم کی رہنمائی کو اہمیت دی جائے۔ اسلام نے علم کے بغیر بات کرنے سے منع کیا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ"<sup>22</sup>

"اس چیز کے پیچھے نہ پڑو جس کا تمہیں علم نہیں۔"

یہ اصول جدید ذرائع پر بھی مکمل طور پر لاگو ہوتا ہے۔ انٹرنیٹ پر کوئی بھی دینی بات نشر کرنے سے پہلے اس کی صحت کی تحقیق ضروری ہے، کیونکہ غلط معلومات نہ صرف لوگوں کو گمراہ کر سکتی ہیں بلکہ اسلام کی درست تصویر کو بھی متاثر کر سکتی ہیں۔ جدید ذرائع میں گفتگو کے اخلاق بھی بہت اہم ہیں۔ سوشل میڈیا پر مختلف مذاہب، نظریات اور ثقافتوں سے تعلق رکھنے والے افراد موجود ہوتے ہیں۔ دعوت اسلام کا تقاضا ہے کہ دوسروں کے ساتھ احترام، نرمی اور اچھے انداز سے گفتگو کی جائے۔ سخت الفاظ، توہین آمیز انداز اور غیر ضروری بحث و مباحثہ دعوت کے مقصد کے خلاف ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

<sup>20</sup>سورۃ النحل، 16:125

<sup>21</sup>محمد بن اسماعیل البخاری، ص: حج البخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی إلی رسول اللہ ﷺ، حدیث: 1

<sup>22</sup>سورۃ الاسراء، 17:36

"وَقُولُوا لِلنَّاسِ حَسَنًا"<sup>23</sup>  
 "لوگوں سے اچھی بات کہو۔"

یہ آیت دعوت کے لیے ایک جامع اصول فراہم کرتی ہے کہ گفتگو کا انداز ایسا ہونا چاہیے جو دلوں کو قریب کرے، نہ کہ دور کرے۔<sup>24</sup> جدید ذرائع میں برداشت اور اختلاف رائے کا احترام بھی ایک اہم اخلاقی اصول ہے۔ علمی اختلاف ہمیشہ سے اسلامی روایت کا حصہ رہا ہے، لیکن اختلاف کے باوجود ادب، احترام اور حسن سلوک کو برقرار رکھا گیا۔ آج سوشل میڈیا پر معمولی اختلاف بھی سخت بحث اور تنازع کی صورت اختیار کر لیتا ہے، جس سے دعوت کا اصل مقصد متاثر ہوتا ہے۔ ایک داعی کو چاہیے کہ وہ اختلافی مسائل میں حکمت اور اعتدال کا راستہ اختیار کرے۔ علمی اصولوں میں ایک اہم اصول یہ بھی ہے کہ داعی کو اپنے دائرہ علم کا احساس ہونا چاہیے۔ ہر شخص ہر موضوع پر گفتگو کا اہل نہیں ہوتا۔ قرآن، حدیث، فقہ اور عقائد جیسے موضوعات میں مہارت اور صحیح فہم ضروری ہے۔ اگر کسی مسئلہ کا علم نہ ہو تو اہل علم کی طرف رجوع کرنا اسلامی طریقہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ"<sup>25</sup>

"جس نے جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات منسوب کی، وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔"

یہ حدیث اس بات کی اہمیت واضح کرتی ہے کہ دینی بات نقل کرتے وقت مکمل احتیاط ضروری ہے، خصوصاً جدید ذرائع میں جہاں ایک پیغام چند لمحوں میں ہزاروں لوگوں تک پہنچ جاتا ہے۔ جدید ذرائع کے استعمال میں رازداری، سچائی اور انصاف کے اصول بھی اہم ہیں۔ کسی فرد کی ذاتی معلومات، تصاویر یا معاملات کو بغیر اجازت نشر کرنا اسلامی اخلاق کے خلاف ہے۔ اسی طرح کسی خبر یا واقعے کی تحقیق کیے بغیر اسے آگے پھیلانا بھی درست نہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا"<sup>26</sup>

"اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو تحقیق کر لیا کرو۔"

یہ اصول موجودہ دور کے ذرائع ابلاغ کے لیے انتہائی اہم ہے، کیونکہ جھوٹی خبریں اور غلط معلومات معاشرے میں انتشار پیدا کر سکتی ہیں۔ جدید ذرائع میں زبان اور اسلوب کی مناسبت بھی ضروری ہے۔ مختلف ممالک، زبانوں اور ثقافتوں سے تعلق رکھنے والے لوگ اسلامی پیغام سنتے ہیں، اس لیے دعوت کا انداز ایسا ہونا چاہیے جو آسان، واضح اور مؤثر ہو۔ مشکل اصطلاحات اور غیر ضروری پیچیدگی کے بجائے عام فہم انداز اختیار کرنا زیادہ فائدہ مند ہے۔ امام غزالی رحمہ اللہ نے دعوت دینے والے کے لیے علم، عمل اور اخلاص کو ضروری قرار دیا ہے، کیونکہ داعی کا کردار بھی دعوت کا حصہ ہوتا ہے۔<sup>27</sup>

آخر میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جدید ذرائع بذات خود نہ اچھے ہیں نہ برے، بلکہ ان کا استعمال انہیں مفید یا نقصان دہ بناتا ہے۔ اگر انٹرنیٹ، سوشل میڈیا اور دیگر ذرائع کو قرآن و سنت کی تعلیمات، علمی تحقیق، حسن اخلاق اور حکمت کے ساتھ استعمال کیا جائے تو یہ دعوت اسلام کے لیے نہایت مؤثر وسیلہ بن سکتے ہیں۔ لیکن اگر انہیں بغیر علم، بغیر تحقیق اور غیر اخلاقی انداز میں استعمال کیا جائے تو یہ فائدے کے بجائے نقصان کا سبب بن سکتے ہیں۔ لہذا دورِ حاضر کے داعیوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ جدید ذرائع سے واقف ہوں، مگر ان کے استعمال میں اسلامی اخلاق اور علمی اصولوں کو ہمیشہ مقدم رکھیں۔ یہی طریقہ دعوت اسلام کو مؤثر، باوقار اور نتیجہ خیز بنا سکتا ہے۔

### جدید ذرائع کے فوائد

موجودہ دور میں جدید ذرائع ابلاغ نے انسانی زندگی کے ہر شعبے کو متاثر کیا ہے۔ دعوت اسلام کے میدان میں بھی ان ذرائع کی اہمیت بہت بڑھ گئی ہے۔ انٹرنیٹ، سوشل میڈیا، موبائل ایپلی کیشنز، آن لائن کتب خانے، ویڈیو پلیٹ فارمز اور دیگر ڈیجیٹل ذرائع نے اسلامی تعلیمات کی اشاعت کے لیے نئے راستے پیدا کیے ہیں۔ ان ذرائع کو اگر قرآن و سنت

<sup>23</sup>سورۃ البقرۃ، 2: 83

<sup>24</sup>ابو الفداء اسماعیل بن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ج: 1، ص: 252

<sup>25</sup>مسلم بن حجاج القشیری، ص: حج مسلم، کتاب مقدمہ، باب تغلیظ الکذب علی رسول اللہ ﷺ، حدیث: 3

<sup>26</sup>سورۃ الحجرات، 49: 6

<sup>27</sup>ابو حامد محمد الغزالی، احیاء علوم الدین، دار المعرفۃ، بیروت، 2004ء، ج: 1، ص: 55

کی تعلیمات، علمی دیانت اور اخلاقی اصولوں کے مطابق استعمال کیا جائے تو یہ دعوت، تعلیم اور اصلاح معاشرہ کے لیے نہایت مؤثر ثابت ہو سکتے ہیں۔ جدید ذرائع کے اہم فوائد درج ذیل ہیں:

1- جدید ذرائع کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ ان کے ذریعے اسلام کا پیغام دنیا کے مختلف حصوں تک آسانی سے پہنچایا جاسکتا ہے۔ ماضی میں دعوت کا دائرہ محدود علاقوں تک ہوتا تھا، لیکن آج انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کے ذریعے ایک عالم یا داعی اپنی بات بیک وقت لاکھوں افراد تک پہنچا سکتا ہے۔ اس طرح اسلام کی تعلیمات جغرافیائی حدود سے آزاد ہو کر عالمی سطح پر پھیل سکتی ہیں۔

2- جدید ذرائع نے قرآن، حدیث، تفسیر، فقہ اور اسلامی کتب تک رسائی کو بہت آسان بنا دیا ہے۔ اب کوئی بھی شخص موبائل یا کمپیوٹر کے ذریعے دینی معلومات حاصل کر سکتا ہے۔ پہلے کسی کتاب یا عالم تک پہنچنے کے لیے سفر اور وقت درکار ہوتا تھا، لیکن اب چند لمحوں میں مستند علمی مواد حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اس سہولت نے دینی تعلیم کو عام کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

3- جدید ذرائع نوجوان نسل تک پہنچنے کا بہترین وسیلہ ہیں، کیونکہ نوجوان زیادہ وقت ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر گزارتے ہیں۔ ان ذرائع کے ذریعے قرآن فہمی، سیرت نبوی ﷺ، اسلامی اخلاقیات اور دینی تعلیمات کو آسان اور دلچسپ انداز میں پیش کیا جاسکتا ہے۔ مختصر ویڈیوز، آن لائن کورسز اور تعلیمی پروگرام نوجوانوں میں دینی شعور پیدا کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

4- جدید ذرائع کی بدولت اسلامی تعلیمات کو دنیا کی مختلف زبانوں میں منتقل کرنا آسان ہو گیا ہے۔ ترجمہ شدہ قرآن، اسلامی مضامین، ویڈیوز اور آڈیو پروگرام مختلف زبانیں بولنے والے افراد تک پہنچائے جاسکتے ہیں۔ اس ذریعے سے غیر عربی اور غیر مسلم افراد بھی اسلام کے بنیادی پیغام کو سمجھنے کا موقع حاصل کرتے ہیں، جس سے دعوت کا دائرہ مزید وسیع ہوتا ہے۔

5- جدید ذرائع اسلام کے بارے میں پائی جانے والی غلط فہمیوں کو دور کرنے کا مؤثر ذریعہ ہیں۔ بعض اوقات اسلام کے متعلق غیر مستند معلومات یا غلط تصورات پھیل جاتے ہیں، جن کا جواب علمی انداز میں دیا جاسکتا ہے۔ مستند علماء کے لیکچرز، تحقیقی مضامین اور سوال و جواب کے پروگراموں کے ذریعے اسلام کی حقیقی تعلیمات واضح کی جاسکتی ہیں اور لوگوں کو درست معلومات فراہم کی جاسکتی ہیں۔

6- جدید ذرائع نے دینی تعلیم کے حصول کو آسان بنا دیا ہے۔ آن لائن قرآن کلاسز، حدیث کے دروس، اسلامی کورسز اور علمی نشستوں کے ذریعے دنیا کے کسی بھی مقام پر موجود افراد دینی تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔ خاص طور پر وہ لوگ جو دینی اداروں تک براہ راست رسائی نہیں رکھتے، ان ذرائع سے بھرپور فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور اپنی علمی صلاحیتوں میں اضافہ کر سکتے ہیں۔

7- جدید ذرائع دعوت و تعلیم کے میدان میں وقت اور وسائل کی بچت کا سبب بنتے ہیں۔ ایک کتاب، لیکچر یا مضمون کو محدود افراد کے بجائے ہزاروں اور لاکھوں لوگوں تک کم وقت اور کم خرچ میں پہنچایا جاسکتا ہے۔ اس طرح دعوتی سرگرمیوں کو زیادہ منظم اور مؤثر بنایا جاسکتا ہے۔ جدید ذرائع نے کم وسائل رکھنے والے افراد اور اداروں کے لیے بھی آسانیاں پیدا کی ہیں۔

8- جدید ذرائع کا ایک اہم فائدہ یہ ہے کہ ان کے ذریعے علمی اور دعوتی مواد کو محفوظ کیا جاسکتا ہے۔ علماء کے خطبات، دروس، کتب اور تحقیقی کام ڈیجیٹل شکل میں محفوظ رہتے ہیں، جن سے موجودہ اور آنے والی نسلیں فائدہ اٹھا سکتی ہیں۔ اس ذریعے سے اسلامی علمی سرمایہ ضائع ہونے سے محفوظ رہتا ہے اور ہر وقت لوگوں کی دسترس میں موجود رہتا ہے۔

9- جدید ذرائع نے دنیا بھر کے علماء، محققین اور اسلامی اداروں کے درمیان رابطے کو آسان بنا دیا ہے۔ مختلف ممالک میں موجود اہل علم ایک دوسرے کے علمی تجربات سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور مشترکہ دعوتی و تعلیمی منصوبے بنا سکتے ہیں۔ آن لائن کانفرنسیں، علمی نشستیں اور ڈیجیٹل رابطے اسلامی علوم کے فروغ اور تحقیق میں معاون ثابت ہو رہے ہیں۔

10- جدید ذرائع نے دعوت اسلام کے لیے نئے اور مؤثر انداز پیدا کیے ہیں۔ تحریر، آڈیو، ویڈیو، گرافکس اور دیگر ڈیجیٹل طریقوں کے ذریعے اسلامی تعلیمات کو عام فہم اور دلچسپ انداز میں پیش کیا جاسکتا ہے۔ یہ ذرائع لوگوں کی توجہ حاصل کرنے اور پیچیدہ دینی موضوعات کو آسان انداز میں سمجھانے میں مدد دیتے ہیں۔ اس طرح دعوت کا پیغام زیادہ مؤثر طریقے سے لوگوں تک پہنچتا ہے۔

جدید ذرائع دور حاضر میں دعوت اسلام کے لیے ایک اہم نعمت کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کے ذریعے اسلام کا پیغام عالمی سطح پر پہنچایا جاسکتا ہے، دینی تعلیم کو عام کیا جاسکتا ہے اور مختلف طبقات تک آسانی سے رسائی حاصل کی جاسکتی ہے۔ تاہم ان ذرائع سے حقیقی فائدہ اسی وقت حاصل ہو گا جب انہیں علم، حکمت، تحقیق اور اسلامی اخلاق کے اصولوں کے مطابق استعمال کیا جائے۔

### جدید ذرائع کے چیلنجز

موجودہ دور میں جدید ذرائع ابلاغ نے دعوت اسلام، تعلیم اور رابطے کے میدان میں بے شمار آسانیاں پیدا کی ہیں، لیکن ان کے استعمال کے ساتھ کئی چیلنجز بھی موجود ہیں۔ انٹرنیٹ، سوشل میڈیا اور دیگر ڈیجیٹل پلیٹ فارمز جہاں اسلام کی تعلیمات کو عام کرنے کا مؤثر ذریعہ ہیں، وہیں ان کے غلط استعمال سے مختلف مسائل بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ جدید ذرائع کو استعمال کرتے وقت علمی، اخلاقی اور دینی اصولوں کو پیش نظر رکھا جائے۔ جدید ذرائع کے اہم چیلنجز درج ذیل ہیں:

1- جدید ذرائع کا ایک بڑا چیلنج یہ ہے کہ ان پر غیر مستند اور غلط معلومات بہت تیزی سے پھیل جاتی ہیں۔ سوشل میڈیا پر بعض اوقات بغیر تحقیق کے دینی باتیں، احادیث یا اسلامی مسائل نشر کر دیے جاتے ہیں، جس سے لوگوں میں غلط فہمیاں پیدا ہوتی ہیں۔ دین کے معاملے میں معمولی غلطی بھی بڑے اثرات پیدا کر سکتی ہے، اس لیے ضروری ہے کہ کوئی بھی دینی مواد نشر کرنے سے پہلے اس کی مکمل تحقیق کی جائے اور مستند علماء و کتب سے رہنمائی حاصل کی جائے۔

2- جدید ذرائع نے ہر شخص کو اپنی رائے پیش کرنے کا موقع دیا ہے، لیکن اس کے ساتھ یہ مسئلہ بھی پیدا ہوا ہے کہ بعض افراد مکمل علم کے بغیر دینی موضوعات پر گفتگو کرنے لگتے ہیں۔ قرآن، حدیث، فقہ اور عقائد جیسے حساس موضوعات میں گہرے علم کی ضرورت ہوتی ہے۔ کم علمی کی بنیاد پر دی گئی معلومات لوگوں کو غلط رہنمائی دے سکتی ہیں۔ اس لیے دعوت کے میدان میں صرف وہی افراد گفتگو کریں جو علم اور تحقیق کے اصولوں سے واقف ہوں۔

3- جدید ذرائع میں ایک بڑا چیلنج یہ بھی ہے کہ اختلاف رائے بعض اوقات بحث، تنقید اور انتشار کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ سوشل میڈیا پر لوگ جذباتی انداز میں ایک دوسرے پر تنقید کرتے ہیں، جس سے دعوت کا مثبت مقصد متاثر ہوتا ہے۔ اسلام اختلاف کے باوجود حسن اخلاق، برداشت اور احترام کی تعلیم دیتا ہے۔ داعی کو چاہیے کہ وہ اختلافی مسائل میں حکمت، نرمی اور اچھے انداز کو اختیار کرے تاکہ دین کا پیغام مؤثر انداز میں پہنچ سکے۔

4- جدید ذرائع میں ایک اہم چیلنج یہ ہے کہ بعض اوقات دعوت کا مقصد اصلاح کے بجائے شہرت اور مقبولیت حاصل کرنا بن جاتا ہے۔ زیادہ مشاہدات، پسندیدگی اور پیروکار حاصل کرنے کی خواہش بعض افراد کو غیر ضروری مبالغہ، جذباتی گفتگو یا غیر محتاط انداز اختیار کرنے پر آمادہ کر سکتی ہے۔ دعوت اسلام کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا اور لوگوں کی اصلاح کرنا ہے، اس لیے داعی کو اخلاص، عاجزی اور نیک نیتی کو مقدم رکھنا چاہیے۔

5- جدید ذرائع کا ایک بڑا چیلنج وقت کا غیر مؤثر استعمال ہے۔ اگرچہ یہ ذرائع علم اور دعوت کے لیے مفید ہیں، لیکن ان کا بے جا استعمال انسان کو غیر ضروری مصروفیات، تفریح اور وقت کے ضیاع میں مبتلا کر سکتا ہے۔ خاص طور پر نوجوان نسل کے لیے ضروری ہے کہ وہ جدید ذرائع کو اعتدال کے ساتھ استعمال کرے اور انہیں علم، تربیت اور مثبت سرگرمیوں کے لیے استعمال کرے۔ دعوتی میدان میں بھی مقصدیت اور نظم و ضبط کو برقرار رکھنا ضروری ہے۔

جدید ذرائع دعوت اسلام اور علم کے فروغ کے لیے نہایت اہم وسیلہ ہیں، لیکن ان کے ساتھ کئی چیلنجز بھی وابستہ ہیں۔ غیر مستند معلومات، کم علمی، اختلاف، شہرت کی خواہش اور وقت کا ضیاع ایسے مسائل ہیں جن سے بچنا ضروری ہے۔ اگر جدید ذرائع کو قرآن و سنت کی رہنمائی، علمی تحقیق اور اخلاقی اصولوں کے مطابق استعمال کیا جائے تو یہ ذرائع معاشرے کی اصلاح اور اسلام کے پیغام کو مؤثر انداز میں پہنچانے کا بہترین ذریعہ ثابت ہو سکتے ہیں۔

### خلاصہ بحث

دور حاضر میں دعوت اسلام کے میدان میں جدید ذرائع کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہو گئی ہے۔ ٹیکنالوجی کی ترقی نے دعوت کے طریقوں میں وسعت پیدا کر دی ہے اور اسلام کا پیغام دنیا کے مختلف حصوں تک پہنچانے کے نئے مواقع فراہم کیے ہیں۔ ماضی میں دعوت کے لیے مسجد، مدرسہ، خطبہ، کتاب اور ذاتی ملاقات جیسے ذرائع استعمال کیے جاتے تھے، لیکن آج ان کے ساتھ انٹرنیٹ، سوشل میڈیا، یوٹیوب، موبائل ایپلی کیشنز، آن لائن کتب خانے، ڈیجیٹل جرائد اور دیگر ذرائع بھی شامل ہو چکے ہیں۔ ان جدید وسائل کی مدد سے قرآن و سنت کی تعلیمات، اسلامی اخلاق، سیرت نبوی ﷺ اور دینی علوم کو دنیا بھر کے لوگوں تک آسانی سے پہنچایا جاسکتا ہے۔ جدید ذرائع کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ انہوں نے دعوت کے دائرے کو محدود علاقوں سے نکال کر عالمی سطح تک پھیل دیا ہے، جس کی وجہ سے ایک داعی اپنی بات چند لمحوں میں ہزاروں اور لاکھوں افراد تک پہنچا سکتا

ہے۔ ان ذرائع نے دینی معلومات تک رسائی کو بھی آسان بنا دیا ہے، کیونکہ اب لوگ گھر بیٹھے قرآن، حدیث، تفاسیر اور اسلامی کتب سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ خاص طور پر نوجوان نسل تک رسائی کے لیے جدید ذرائع نہایت مؤثر ثابت ہو رہے ہیں، کیونکہ نوجوان زیادہ تر وقت ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر گزارتے ہیں۔ اگر اسلامی تعلیمات کو آسان، عام فہم اور جدید انداز میں پیش کیا جائے تو نوجوانوں میں دینی شعور پیدا کیا جاسکتا ہے۔ جدید ذرائع اسلام کے بارے میں پائی جانے والی غلط فہمیوں کو دور کرنے میں بھی مددگار ہیں، کیونکہ ان کے ذریعے مستند علمی مواد، تحقیقی مضامین اور دینی رہنمائی عام کی جاسکتی ہے۔ تاہم ان ذرائع کا استعمال ذمہ داری، علم اور حکمت کے ساتھ کرنا ضروری ہے، کیونکہ غیر مستند معلومات، کم علمی اور غیر مناسب انداز گفتگو دعوت کے مقصد کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ جدید ذرائع کو قرآن و سنت کی تعلیمات، اخلاقی اصولوں اور علمی تحقیق کے مطابق استعمال کیا جائے۔ مختصر یہ کہ جدید ذرائع دور حاضر میں دعوت اسلام کے لیے ایک عظیم موقع اور مؤثر وسیلہ ہیں۔ اگر انہیں صحیح مقصد، اخلاص اور حکمت کے ساتھ استعمال کیا جائے تو یہ اسلام کے پیغام کو عام کرنے، معاشرے کی اصلاح کرنے اور انسانیت کی رہنمائی میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔